



بسم الله الرحمن الرحيم

وراثت کی تقسیم

فہم اسلام لائبریری
03224866850

ترتیب:
اکرام بن بشیر





1 وراثت کی تقسیم کے اصول و طریقہ کار

اس مسئلے کی وضاحت سے پہلے یہ عرض کر دوں کہ مبارک ہو آپ کو کہ اللہ نے مسلمان بنایا، اسلام نے جو اصولِ وراثت ترتیب دیئے دنیا کے تمام مذاہب اور قانون اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں،

اسلام سے پہلے عورت کو بھی وراثت سے محروم رکھا جاتا، چھوٹے بچوں کو بھی جائیداد سے عاق سمجھا جاتا، یتیموں کو بھی لاوارث کر دیا جاتا،

اسلام نے وراثت کے سنہری اصول بھی دیئے!

نصیحت اور وصیت کے قوانین بھی مرتب فرما دیئے!

آیئے مختصراً مگر جامع جائزہ لیتے ہیں۔

2 وراثت کی تقسیم کے اصول و طریقہ کار

نبی ﷺ نے فرمایا: مومن کافر کا وارث نہیں ہو سکتا، اور نہ کافر مومن کا وارث بن سکتا ہے۔ (صحیح بخاری 4283)

نبی ﷺ نے فرمایا: قاتل کو مقتول کے وراثت سے کچھ نہیں ملے گا۔ (مسند احمد 6341)

نبی ﷺ نے فرمایا: جس کا اللہ نے وراثت میں حصہ رکھ دیا ہے اس کے لئے وصیت جائز نہیں۔ (سنن نسائی 3672)

نبی ﷺ نے فرمایا: ہم انبیاء کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتی ہے۔ (صحیح بخاری 6727)

3 وراثت کی تقسیم کے اصول و طریقہ کار

تقسیمِ وراثت سے پہلے تین ادائیگیاں عمل میں آئیں گی:

1- تجہیز و تکفین، 2- قرض، 3- جو وصیت کی ہو،

مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍۗ-

یہ سب وصیت کو پورا کر کے اور قرض جو میت کے ذمہ ہو اسے ادا کر کے بعد میں عمل میں آئے گی۔ (سورہ نساء 11)

وصیت میں وہ رشتہ دار بھی آجائیں گے جن کا کوئی حصہ تو نہیں بنتا تھا، لیکن وہ مستحق تھے یا میت نے صلہ رحمی کے تحت ان کو کچھ دینے کا کہا ہو۔

اور میت نے جو بھی استعمال کی چیزیں بھی چھوڑیں وہ سب کی تقسیم کی جائے گی

4 وراثت کی تقسیم کے اصول وطریقہ کار

وراثت کی وصیت کے احکام:

نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس کے پاس قابل وصیت مال ہو اور وہ وصیت کئے بغیر ایک رات بھی سو جائے۔

(صحیح بخاری 2738)

نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان کے مطابق موت کے وقت اپنے مال میں سے وصیت کرتے وقت ایک تہائی مال سے زیادہ وصیت نہیں کی جا سکتی، اگر کسی نے کر بھی دی تو وہ وصیت نافظ نہیں کی جائے گی۔

(صحیح بخاری 1295)

5 وراثت کی تقسیم کے اصول و طریقہ کار

لڑکی کا حصہ لڑکے سے آدھا کیوں؟

اسلام نے لڑکی کا جائیداد کے مال میں سے آدھا رکھا، جو کہ اسلام دشمنوں کے لئے بڑا بولنے موقع بنا رہتا ہے، ذرہ آئینہ دیکھیں تو شرم آئے کہ یہ تو وہی مذاہبِ باطلہ ہیں جو عورت کو حصہ دیتے ہی نہیں تھے،

اسلام نے معاشی ذمہ داریوں کا مکلف بھی مرد کو بنایا، جبکہ ان جاہلوں کے نزدیک عورت بھی مہنت مشقت اور اپنے بوس کی غیر اخلاقی خدمت کر کے معاش کا ذریعہ بنے گی، گھر کا مالی بوجھ مرد پر ہے اس لئے وراثت میں بھی اس کو زیادہ حق دیا گیا، دوسری طرف عورت کا ایک حصہ اپنا ملے گا اور دو حصے خاوند کے ملیں گے تو حساب برابر ہو جائے گا۔

6 وراثت کی تقسیم کے اصول و طریقہ کار

مرنے کے بعد جو میت کا مال ہوتا ہے وہ وراثت کہلاتا ہے، جو زندگی کے اندر ہی تقسیم کیا جائے وہ وراثت نہیں کہلائے گی، بلکہ ھبہ، تحفہ ہو گا، اور اس پر وراثت والے اصول نہیں لگائے جائیں گے، مثلاً لڑکی کو آدھا نہیں بلکہ پورا حصہ دیا جائے گا، اور ایسا کرنا ہو تو پھر ساری اولاد کے درمیان انتہائی انصاف سے کام لینا ہو گا،

نبی ﷺ کے پاس ایک دفعہ آپ کے ایک ساتھی آئے اور کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو ایک غلام تحفہ میں دیا ہے آپ اس پر گواہ بن جائیں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو تحفہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر اس سے بھی واپس لے لو۔ (صحیح مسلم 4178)

7 وراثت کی تقسیم کے اصول و طریقہ کار

عاق نامہ:

ہمارے ہاں آئے روز اخبارات میں عاق نامے کے اشتہارات چھپے ہوتے ہیں، جو اپنی اولاد کو نافرمانی کے سبب اپنی جائیداد سے محروم کر دیتے ہیں، شرعی اعتبار سے ایسا کرنا جائز نہیں، جائیداد کو تقسیم کرنا کوئی آپ کا کام نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ کی مقرر کردہ ہیں، یہ دین ہے اس پر عمل کرنا ہے، عاق کرنا تو دور کسی کو کم یا زیادہ دینا بھی حرام ہے، کوئی اپنے چھوٹے بیٹے کو دے دیتا ہے کوئی اپنے بڑے بیٹے کو، کوئی اپنی بیٹی کو جہیز کی شکل میں عاق کر دیتا ہے، اگر اولاد نافرمان ہے تو قصور آپ کا ہی ہے، بہر کیف ان کو ان کے اعمال کی سزا اللہ خود دے گا، ہمیں انصاف کا دامن نہیں چھوڑنا۔

8 وراثت کی تقسیم کے اصول و طریقہ کار

اپنے وارثوں میں سے کسی کو بھی جائیداد سے محروم کر دینا یا ورثاء کا بے انصافی کرنا کبیرا گناہ ہے، اللہ تعالی وراثت کے احکام بتا کر اسے حدود اللہ کہتا ہے، اور ان حدود کو پھلانگنے والے کو عذاب کی وعید سناتا ہے:

یہ اللہ کی حدود ہیں، اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، تو اسے اس جنت میں داخل کیا جائے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اللہ کی مقرر کردہ حدود کو توڑے گا، تو اسے ہمیشہ والی آگ میں داخل کیا جائے گا، اور اسے رسوا کرنے والا عذاب دیا جائے گا۔

(سورہ نساء 13-14)

9 وراثت کی تقسیم کے اصول و طریقہ کار

اولاد کی چار قسمیں ہوتی ہیں:

1- عینی یا سگے بہن بھائی » جن کے ماں اور باپ دونوں ایک ہی ہوں۔

2- علاتی یا سوتیلے » جن کا باپ تو ایک ہو لیکن مائیں الگ ہوں۔

3- اخیافی یا ماں جائے » جن کی ماں تو ایک ہو لیکن باپ مختلف ہوں۔

4- ولد الزنا » زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والی اولاد اپنے زانی باپ کی وراثت کی حقدار نہیں بن سکتی، اور نہ اس ولد الزنا کے مال کا وارث اس کا زانی باپ بن سکتا ہے۔ البتہ اس کی ماں کا مال ہو تو اس کا یہ وارث ہے، اور اس کا مال اگر یہ چھوڑ مرے تو ماں کو حصہ ملے گا۔ (صحیح بخاری 6818)

لعان کا بھی یہ ہی حکم ہے۔ (صحیح مسلم 3744)

10 وراثت کی تقسیم کے اصول وطریقہ کار

کلالہ:

ایسا مرد یا عورت جس کی کوئی اولاد اور والدین نہ ہو اسے کلالہ کہتے ہیں:
ایسے کلالہ مرد یا عورت کی جائیداد اس کے حقیقی بہن بھائیوں میں تقسیم ہو گی اور سوتیلے بہن بھائی محروم رہیں گے، اور اگر حقیقی بہن بھائی موجود نہ ہوں تو پھر سوتیلوں کو دی جائے گی، اور بہن بھائیوں کو اسی اصول سے دی جائے گی جو اسلام کا ہے، یعنی عورت کو مرد سے آدھا۔
کلالہ کے بارے میں کچھ احکامات سورہ نساء12 میں بیان ہوئے، وہ کلالہ جو اخیافی بہن بھائی (یعنی جن کی ماں ایک تھی، باپ مختلف) کے بارے میں تھے۔

11 وراثت کی تقسیم کے اصول و طریقہ کار

کچھ راہنما اصول:

ہیجڑے کا حصہ اس کی غالب جنس دیکھ کر دیا جائے گا۔

گم شدہ انسان اور جیل میں قید قیدی کا حصہ بھی رکھا جائے گا۔

حمل میں موجود بچے کا بھی حصہ رکھا جائے گا۔

اگر کوئی بغیر کسی جبر کے از خود حصہ چھوڑ دے تو جائز ہو گا۔

طلاق رجعی کی صورت میں بیوی کو حصہ ملے گا، جبکہ طلاق بائن میں نہیں۔

سوچا تو یہی تھا کہ ان پوسٹوں میں وراثت کے تمام حصے لکھ دیئے جائیں، لیکن ممکن نہیں ہے، الگ سے کتابچہ طلب فرمالیجیے گا۔